

47088 - سمجھا جاتا ہے کہ زکاة ہر سال نہیں ہے

سوال

کیا زکاة ہر سال نکالنی واجب ہے؟

میں نے شخصی ملکیت کے لیے کچھ سونا خریدا ہے جس کا وزن تقریباً ایک کلو ہے تو کیا اس میں سے اڑھائی فیصد زکاة صرف پہلا برس گزرنے کے بعد ادا کی جائے گی یا کہ ہر برس ادا کرنا ہو گی ؟
(اس سوال میں سونا بطور مثال ہے) ایک انڈین عالم دین کا کہنا ہے کہ بعینہ اشیاء کی زکاة صرف پوری عمر میں ایک بار واجب ہوتی ہے، نہ کہ ہر برس، اور جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ زکاة ہر سال واجب ہوتی ہے اسے کتاب و سنت میں سے کوئی دلیل دینی چاہیے، لہذا اس عالم دین کی یہ کلام کہاں تک صحیح ہے، اور اس دلیل کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

سلف اور بعد میں آنے والے سب علماء کرام کا اتفاق ہے کہ سونے اور چاندی وغیرہ اموال کی زکاة ہر سال ہوتی ہے۔

ابن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ مراتب اجماع میں کہتے ہیں:

" اور وہ اس پر متفق ہیں کہ ہر مال پر سال ہو جانے پر زکاة واجب ہوتی ہے، صرف پھلوں اور کھیتی میں نہیں، کیونکہ اس میں صرف ایک بار زکاة واجب ہوتی ہے "

دیکھیں: صفحہ نمبر (38) .

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقد مراتب اجماع میں اس کا کوئی تعاقب نہیں کیا۔

اور اس اجماع کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک اس پر عمل ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمال اور زکاة جمع کرنے والوں کو قبائل اور علاقوں میں زکاة اکٹھی کرنے کے لیے روانہ کیا کرتے تھے اور وہ اس مال میں جس کی زکاة پچھلے برس ادا کی جا چکی ہو اور جس کی ادا نہ کی گئی ہو میں کوئی فرق نہیں کرتے تھے، بلکہ وہ لوگوں کے پاس زکاة کا جو مال موجود ہوتا اس کی زکاة لیتے تھے۔

ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

" زكاة اکٹھی کرنے والا آتا اور جہاں دیکھتا کہ فصل کھڑی ہے، اور یا اونٹ یا بکریاں ہیں ان سے زكاة وصول کر لیتا "

دیکھیں: المدونة (1 / 361).

اور اس شخص نے جو یہ بات کہی ہے کہ زكاة ہر سال نہیں ہوتی یہ اس کی جہالت پر دلالت کرتی ہے، اسے تعلیم دینی اور بتانا واجب ہے، اور ضروری ہے کہ اسے صحیح اور سیدھی راہ کی راہنمائی کی جائے۔

اور مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ فتویٰ بازی میں جلدی نہ کرے، اور جو اس کے سامنے ظاہر ہو اس بنا پر فتویٰ جاری کر دے، بلکہ اسے علماء کرام کے اقوال اور تحقیق کی طرف رجوع کرنا چاہیے، تا کہ وہ اجماع کی جگہیں معلوم کر لے اور شذوذ اختیار نہ کرے۔

واللہ اعلم .